حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تاقیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

حضرت اُسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ با کرامت صحابی۔ سکینہ کیا ہے؟

آخرت میں اعمال کا وزن بھی ہوگا۔ حضرت ابوبکرؓ کے گھرانے کی برکت

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 50 سائیڈ A　09-08-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

یہ صحابہ کرام کے احوال مبارکہ کا ذکر تھا۔ اُن میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تعریف کی ہے کچھ صحابہ کرامؓ کی، کوفہ کی، اور بہت زیادہ تعریف کی ہے یعنی اِن لوگوں کے (کوفہ میں) ہوتے ہوئے یہاں مدینہ منورہ آنے کی ضرورت نہیں (علم) سیکھنے کے لیے۔ کچھ صحابہ کرام کے بارے میں مزید آتا ہے، حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْبَکْرٍ ابوبکرؓ اچھے آدمی ہیں۔ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ ابْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ اِن حضرات میں حضرت ابوعبیدہؓ عشرہ مبشرہ میں ہیں۔

حضرت اُسیدؓ با کرامت صحابی :

حضرت اُسید ابن حضیرؓ جو ہیں یہ عشرہ مبشرہ میں تو نہیں ہیں لیکن بڑے ہی سمجھدار، بڑے سلیم الطبع، بڑے

باکرامت صحابی ہیں۔ اِن کے بارے میں آتا ہے کہ یہ اور ایک اور صحابی جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس سے رات کو دیر سے واپس ہوئے تو اِن کی چھڑی میں روشنی پیدا ہوگئی اور جہاں سے یہ دو حضرات الگ الگ راستہ پر ہوئے ہیں تو وہاں سے دوسرے صحابی کی چھڑی بھی روشن ہوگئی حتی کہ یہ گھر پہنچ گئے۔

قرآن کی تلاوت اور سکون :

انہی کے بارے میں ہے یہ کہ ایک دفعہ یہ تلاوت کررہے تھے کہ اِتنے میں اِن کا گھوڑا بدکنے لگا۔ گھوڑا بدکا ہے تو کہتے ہیں کہ میں نے تلاوت موقوف کی پھر وہ ٹھیک ہوگیا۔ پھر میں پڑھنے لگا تو پھر گھوڑا بدکا اور مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ میرے بیٹے یحیٰی کو کہیں یہ گھوڑا اپنے پاؤں تلے نہ لے لے، دُلتی نہ ماردے یا پاؤں اِس کے اُوپر نہ رکھ دے۔ تو یہ اُٹھ کر باہر گئے، وہاں سے بچے کو اُٹھانے کے لیے تو دیکھا اُوپر آسمان کی طرف کہ وہ بادل جیسی چیز تھی اور اُس میں روشنیاں تھیں تو پھر انہوں نے تلاوت بند کردی اور جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ بتلایا تو گویا صبح کے وقت بتلایا ہوگا اگلے دِن۔ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کہ پڑھو اور یہ سکینہ تھا تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ قرآن پاک کی تلاوت کی وجہ سے سکینہ نازل ہوا تھا۔ [1]

سکینہ کہتے ہیں سکون کو اور جو چیز سبب سکون ہو وہ بھی سکینہ ہے۔ تو ایک کیفیت ہے اللہ کی طرف سے جو نازل کی جاتی ہے دِلوں پر، اُس سے انسانوں کو نہایت درجہ سکون حاصل ہوتا ہے۔ اِس کا قرآن پاک میں ذکر ہے ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ سَکِیْنَتَہٗ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْھَا اللہ تعالیٰ نے سکینہ نازل فرمایا اپنے رسول ﷺ پر اور مؤمنین پر اور ایسے لشکر اُتارے جو تم نے نہیں دیکھے اور وہ ملائکہ تھے۔

فرشتوں کے اُترنے سے بھی سکون ہوتا ہے :

تو ملائکہ کا اُترنا خود سبب سکون ہے، اُس سے سکون حاصل ہوتا ہے۔ اب اگر سکون ہو تو اُس میں آدمی میدان جنگ میں بھی مطمئن رہتا ہے اُس کے حواس قائم رہتے ہیں، اُس کے اعضاء صحیح کام کرتے ہیں، یہ سکینہ کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اللہ کی طرف سے سکون نازل کردیا جاتا ہے دِلوں پر، اور اگر بدحواس ہوجائے تو شکست کھا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا غالبًا ہے واقعہ یا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ [2] اِن دو حضرات میں سے ایک کا ہے۔

---

[1] بخاری شریف ص ۷۵۰ ج ۲ [2] یہ واقعہ غزوۂ اُحد کے موقع پر حضرت ابوطلحہؓ کا ہے (بخاری شریف ص ۵۸۲ ج ۲)

میدانِ جہاد اور سکون :

وہ کہتے ہیں کہ اُحد کے میدان میں لڑائی کے دوران مجھے نیند آ جاتی تھی اور میرے ہاتھ سے تلوار گر جاتی تھی۔ پھر گرتی تھی میں پھر اُٹھالیتا تھا، پھر گرتی تھی پھر اُٹھالیتا تھا۔ تو میدانِ جنگ میں نیند کی یہ کیفیت تھی، یہ تو بہت عجیب ہے۔ میدان جنگ میں تو نیند ویسے ہی اُڑ جاتی ہے اور کئی کئی دن نیند اُڑی رہے گی اگر میدان جنگ دیکھنے کو مل جائے کسی کو، آہستہ آہستہ عادی ہو تو ہو سکتا ہے۔ بہر حال نیند کا وہاں کوئی مطلب نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے اس کا ذکر چوتھے پارے میں ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗئِفَةً مِّنْكُمْ یہ اُحد کے موقع پر ہوا تھا۔ اور صدمہ بھی بہت پہنچا تھا صحابہ کو۔ صحابہ کرام بھی بہت شہید ہوئے اور زخمی تو تقریباً سب ہی ہو گئے۔ جناب رسول اللہ ﷺ کے بھی زخم آئے اور بہت خون بہا۔

سکینہ کیا ہے ؟

تو یہ سکینہ اصل میں تو ایک کیفیت کا نام ہے جو اللہ دل پر نازل فرما دیتے ہیں۔ لیکن اگر اِس کو متشکل بنا دے کسی شکل میں تو اِس کی خدا کو قدرت ہے جیسے اَعمال جو انسان کرتا ہے قیامت کے دن وہ متشکل ہوں گے جب قبر میں جائے گا تو متشکل ہوں گے۔ اور اگر اچھے عمل کیے ہیں تو پھر یہ ہوگا کہ وہ کہے گا اس کو دیکھ کر کہ تو کون ہے میں تجھے دیکھتا ہوں تو مجھے سکون ہوتا ہے جیسے مانوس ہوتی ہے طبیعت۔ تو وہ کہے گا کہ میں تیرا (نیک) عمل ہوں جو تو کرتا رہا اور تیرے ساتھ ہی رہوں گا، تو وہ ساتھی بن جاتا ہے، اسی طرح بد عمل کا یہ ہے کہ وہ وحشت ناک شکل ہوتی ہے، وہ کہتا ہے تیری صورت سے بھی مجھے وحشت ہو رہی ہے تو وہ کہے گا میں تیرا (برا) عمل ہوں تیرے ساتھ ہی رہوں گا۔ تو یہ عمل متشکل ہو گیا اُس کو شکل دے دی اللہ نے۔

آخرت میں اَعمال کا وزن بھی ہوگا :

اسی طرح عمل جو کرتے ہیں اُس کو دُنیا میں تولا نہیں جا سکتا۔ روزہ رکھا ہے اُسے کون پیمانے سے تولے گا کہ کہاں ہے کہاں نہیں ہے۔ نماز پڑھتا ہے تو کہاں ہے وہ ؟ اور اِس سے بھی باریک عمل ہیں نیت کے متعلق کہ انسان کا ایک اِرادہ ہے کہ اگر میرا یہ کام ہو جائے یا یہ ہو جائے تو میں یہ نیکی کروں گا۔ اب وہ کام اُس کا اگر نہ بھی ہو تو بھی نیکی اللہ لکھ سکتا ہے، لکھ دیتا ہے اللہ۔

جب اس کا اِرادہ ہو کہ مجھے یہ یہ کرنے ہیں کام، فلاں نیکی کا کام کرنا ہے، ایسے اِرادہ ہو تو پھر اللہ تعالیٰ

اس کو نیکی شمار فرما لیتے ہیں حالانکہ وہ تو دل میں ہے، وجود میں آئی ہی نہیں سرے سے مگر متشکل ہو جائے گی۔ تو سکینہ جو ہے وہ بھی ایسے ہی ہے کہ کہیں متشکل ہو کر نظر آ جائے یا اُس کی جو حقیقت ہے وہ انسان پر واضح ہو جائے، صفائی باطن کی وجہ سے بعض دفعہ اُسے بہت سی چیزیں محسوس ہونے لگتی ہیں، نظر آنے لگتی ہیں تو پھر ہو سکتا ہے ورنہ وہ شکل سے بھی بالا ایک کیفیت ہے تو اللہ تعالیٰ نے اِن کو یہ سکینہ دکھایا تو حضرت اُسید رضی اللہ عنہ کی عجیب عجیب کرامتیں ہیں۔

ہار کی گمشدگی اور وضوء کا بدل :

ایک دفعہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہو گیا۔ اُن کا ہار کئی دفعہ گم ہوا۔ ایک دفعہ ہار گم ہو گیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اور آپ ٹھہر گئے، تلاش کرنے لگے۔ اُس کی تلاش میں اتنی تاخیر ہوئی کہ نماز کا وقت آ گیا اور پانی تھا نہیں لَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَّاءٌ نہ تو اُن کا پڑاؤ ایسی جگہ تھا کہ جہاں پانی ہو، کنواں ہو، چشمہ ہو، نہ ہی یہ کہ اِن لوگوں کے پاس ہو، دونوں باتیں نہیں تھیں۔ اب لوگوں نے عرض کیا کہ کیا کیا جائے؟ وضو کرنا ہے نماز پڑھنی ہے۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بھی گئے لوگ۔ اُنہوں نے کہا کہ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روک لیا رسول اللہ ﷺ کو اور یہاں شکل پیش آئی ہوئی ہے کہ نہ تو ہمارے پاس پانی ہے اور نہ آس پاس پانی ہے، کیسے کریں۔

باپ کا غصّہ اور بیٹی کی سعادت مندی :

انہیں بہت غصہ آیا، وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو جناب رسول اللہ ﷺ آرام فرما تھے اور سر مبارک رکھ رکھا تھا یہاں اُن کی ٹانگ پر۔ تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسے اُن کے کوکھ میں اِدھر اُدھر مارا۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے بہت تکلیف پہنچی اور میں حرکت نہیں کر سکتی تھی کیونکہ حرکت اگر کروں تو جناب رسول اللہ ﷺ بیدار ہو جائیں گے، نیند میں خلل پڑے گا اس لیے میں نے ایسے نہیں کیا۔

پھر جب اُٹھے ہیں خود رسول اللہ ﷺ تو تیمّم کی آیت اُتری اور اُس میں یہ تھا کہ وضو کے بجائے بھی تیمّم کر سکتے ہو۔ پہلے بھی ایک آیت اسی طرح کی اُتری تھی، اُس میں یہ تھا کہ غسل کے بجائے تیمّم کر لو۔ اور اب جو اُتری آیت اُس میں یہ تھا کہ جہاں ایسی ضرورت پیش آ جائے مجبوری پیش آ جائے تو پھر بجائے وضو کے تیمّم کر سکتے ہو۔ اور پچھلا حکم جو تھا غسل کے بجائے تیمّم کا وہ بھی باقی رہا، وہ بھی اِس آیت میں دوبارہ سے سارا دوہرا دیا گیا کہ وہ حکم بھی باقی ہے اور یہ بھی ہے کہ بجائے وضو کے تیمّم کر لو۔

ابوبکرؓ کے خاندان کی برکات کا اعتراف :

تو حضرت اُسید ابن حضیر ؓ کا نام آتا ہے خاص طور پر کہ انہوں نے کہا مَاهِيَ بِاَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ اَبِيْ بَكْرٍ اے ابوبکر یا ابوبکر کے خاندان یہ تمہاری کوئی پہلی برکت نہیں ہے [1] یعنی پہلے بھی تم سے ایسے ہی لوگوں کو فائدے پہنچتے رہے اور یہ فائدہ تو ایسا ہے جو قیامت تک چلے گا۔ ہر مریض جو عاجز ہو پانی اُس کو استعمال کرنا منع ہو تو وہ تیمّم کر لے۔ اسی طرح غسل کے بجائے بھی وہ تیمّم ہی کر لے۔ تو یہ حکم جو اُترا ہے یہ قیامت تک ساری اُمت کے لیے برکت سہولت اور بہت زیادہ سہولت اور فائدہ کا باعث بنا۔ تو اس حدیث شریف میں حضرت اُسید ابن حضیر رضی اللہ عنہ کا نام جناب رسول اللہ ﷺ نے لیا ہے کہ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ ابْنُ حُضَيْرٍ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت میں اِن سب حضرات کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اختتامی دُعا..................

[1] (بخاری شریف ص۴۸ ج۱ و ص۶۶۳ ج۲)